بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-13 مدیر-نعیم احمد نیّر کتابت وڈیزائننگ؛ رشید الدین، عاصم شہزاد ماہ ظہور وتبوک 1387 ہجری شمسی، بمطابق-اگست وستمبر 2008ء شمارہ نمبر 7

قرآن کریم

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور رتمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو''۔

(سورۃ البقرہ، آیات 184 تا 187،)

(ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حدیث حضرت خاتَم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم

''جو صبح سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔ نیت کرنے کے لئے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں''۔

(ترمذی کتاب الصوم باب الاصیام لمن لم یعزم من اللیل صفحه 91)

''جب دن چلا جائے رات آجائے، سورج ڈُوب جائے تو روزہ افطار کرو''۔

(ترمذی باب اذا قبل اللیل الخ صفحه 88)

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(بخاری باب برکته السحود صفحه 357)

روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

(بخاری باب تعجیل الافطار صفحه 263)

''حضرت ابی اَوفٰی بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر مِیں مَیں حضورﷺ کے ہمراہ تھا۔ غروب آفتاب کے کے بعد حضورؐ نے ایک شخص کو افطاری لانے کا ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے عرض کی حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ افطاری لاؤ، اس شخص نے پھر عرض کی کہ حضور ابھی تو روشنی ہے۔ حضور نے فرمایا، افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا۔ آپؐ نے روزہ افطار کرنے کے بعد فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف اندھیرا اُٹھتے دیکھو تو افطار کر لیا کرو۔ مغرب کی طرف نہ دیکھتے رہو کہ اس طرف روشنی غائب ہوئی ہے یا نہیں''۔

(مسلم کتاب الصوم باب بیان وقت انقضاء الصوم صفحه 456)

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے مبارک سال میں منعقدہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ۳۳واں جلسہ سالانہ نزول رحمت کے نظاروں کے ساتھ، تکبیر کے پُر جوش نعروں کو فضاؤں میں بکھیرتا، حمد کے گیت گاتا روحانی ماحول میں، اپنی شاندار روایات کے ساتھ مئی مارکیٹ من ہائیم میں منعقد ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شرکت، روح پرور، جمالی اور جلالی خطابات

چالیس اقوام عالم سے (37) سینتیس ہزار سے زائد، روحانی جذبہ سے مخمور مسیح محمدی کے پروانوں کی شمولیت

غیر از جماعت جرمن احباب کی بھر پور شمولیت، ۹ زبانوں میں رواں ترجمہ کا انتظام، ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی دنیا بھر میں براہ راست نشر

الحمدللہ، مسلم جماعت احمدیہ جرمنی کا 33واں جلسہ سالانہ مورخہ 22 اگست تا 24 اگست 2008ء کو جرمنی کے شہر ''من ہائم'' کے علاقہ مئی مارکیٹ میں نزول رحمت کے نظاروں کے ساتھ، محبت کے سائے میں، تکبیر کے پُر جوش نعروں کو فضاؤں میں بکھیرتا، حمد کے گیت گاتا، روحانی ماحول میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔

اس سال بھی حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس اس جلسہ سالانہ میں شرکت فرما کر اسے رونق بخشی، اور اپنے روح پرور زندگی بخش، جمالی اور جلالی خطابات سے سامعین کے دلوں میں جذبہ کی ایک نئی روح پھونک دی۔

مئی مارکیٹ کا بڑا ہال آٹھ ہزار مربع میٹر پر مشتمل ہے اس کے علاوہ ایک سو انتیس چھوٹے بڑے خیمہ جات جن میں لجنہ کے لئے دو عدد بڑے خیمہ بھی شامل ہیں، ۱۱ دن میں ۴۴۰۰ سو خدام نے وقارِ عمل کے ذریعہ نصب کئے۔ باقی صفحہ ۴ پر

قسط دوم

گلاب چہرے

(منور احمد خالد، کوبلنز، جرمنی)

تیاری

اب باری آئی Internet پر کام کی، اس سلسلہ میں بیٹی کی مدد سے ان ممالک کے قونسل خانوں کے ایڈریس نکلوائے۔ واقعی یہ ہے بڑی کمال کی چیز کہ ویزا فارم ہی پرنٹ ہوکر باہر آگئے ان فارمز کو پُر کرتے ہوئے ایک خانہ میں جس ملک میں جس جگہ قیام کرنا ہو وہاں کا ایڈریس دینا ہوتا ہے اس لئے ان ممالک کے مبلغین کو فون کرکے ایڈریس لینا تھے۔ گھانا اور نائجیریا کے ایڈریس تو جلسہ سالانہ کے دعوت ناموں پر موجود تھے ٹوگو اور بینن کے فون پر لے لئے۔ بورکینا فاسو کے مکرم ناصر محمود ثاقب صاحب نے ایڈریس دینے کے بجائے فیکس نمبر دیا کہ اس پر پاسپورٹ کی کاپی فیکس کردیں۔ چار ممالک گھانا نائجیریا ٹوگو اور بینن کے ویزے لینے کے بعد ایک بار پھر مکرم ثاقب صاحب کو فون کیا کہ پاسپورٹ کی کاپی تو بھجوادی تھی ویزے کا کیا بنا تو انہوں نے جواب دیا کہ فکر نہ کریں ہماری حکام سے بات ہوچکی ہے جو بھی ہمارے ساتھ ہوگا اسے اجازت مل جائے گی ہم بھی جلسہ پر گھانا آرہے ہیں واپسی پر آپ کو ساتھ لے لیں گے پھر وہاں سے بینن اور نائجیریا چلیں گے۔

ان کی یہ بات مجھے "بخے بخے ابوھریرہ" کے انقلاب کی طرف لے گئی کہ ان کا ابتدائی وقت کیا تھا جب بھوک سے غشی کے دورے پڑتے تھے مگر رسول کریم ﷺ سے دوری منظور نہ تھی۔ اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ کسریٰ کا رومال جسے وہ بطور فخر ہاتھ میں پکڑا کرتا تھا ان کو ملا۔ مجھے بلالؓ کی سرزمین سے ایک اور انقلاب کے آثار ابھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی ابھرتے ہوئے انقلاب کو دیکھنے ہی تو میں وہاں جارہا تھا جن کے دیکھنے اور سننے کی میں نے بچپن میں دُعا کی تھی۔

ابھی افریقہ کے دورہ کی نامکمل اطلاع ہی ملی تھی کہ 17 اپریل کو گھانا اور 25 اپریل کو نائیجیریا کا جلسہ ہونا قرار پایا ہے تو ہم نے یہ سوچے سمجھے بغیر کہ ابھی پروگرام فائنل نہیں ہوا 14 اپریل کو گھانا روانگی اور 3 مئی کی واپسی کی ٹکٹ بنوالی تھی۔ اب جب یہ خبر ملی کہ نائیجیریا کا جلسہ 2 سے 4 مئی کو ہوگا تو ہمیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ بہر حال بھاگم بھاگ ٹریول ایجنسی گئے اور واپسی ٹکٹ دو دن بعد کی کرنے کی درخواست کی مگر روکھا سا جواب ملا کہ ہم نے تو پہلے ہی واضح کردیا تھا کہ یہ سستی ٹکٹیں کل ہی مہنگی ہوسکتی ہیں سو وہ کام ہوچکا ہے جس سے ڈرایا گیا تھا اب اگر تبدیلی کرانی ہے تو 200 یورو مزید ادا کرنا ہوں گے اور اگر ٹکٹ کینسل کروانی ہے تو 130 یورو جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

ایک اچھی بات یہ ہوئی کہ میں نے اپنے نسبتی برادران مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب کاہلوں اور مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کاہلوں سے بات کی تو وہ بھی جانے کے لئے تیار ہوگئے۔ اب ہم نے مکمل پروگرام ہی بدل ڈالا۔ Lufthansa کی براہ راست فلائیٹ لے لی۔

ثاقب زیروی صاحب مرحوم فرقان فورس کے محاذ پر گئے تو سامنے نانگا پربت کی خوبصورت چوٹی تھی مگر درمیان میں ہندوستانی فوج کی صورت میں آگ کا دریا بھی حائل تھا اس لئے دل کی بات کچھ یوں بیان کی۔

پربت کے نظارے اُف توبہ افسوس کے اُن سے دور ہوں میں

ہم نے بھی کیا کیا نہ سوچا تھا کہ نیل کے اندر کشتی کی سیر، نیل کے ساحل کے دلفریب نظارے، گھوڑا گاڑی پر سیر، عجائب گھر، اہرام مصر اور ساحل سمندر پر لولو اور مرجان کی تلاش۔ ثاقب زیروی صاحب نے تو پربت کو دیکھ کر شعر کہا تھا مگر ہم تو اختر سُہرانی کا شعر دھرا سکے کہ

''گر ملی فرصت تو پھر آئیں گے ہم اگلی بہار''

اب ہم نے Lufthansa کے ذریعہ 15 اپریل کو جانے کی تیاری شروع کردی۔ 53 یورو میں Yellow Fever کا ٹیکہ لگوایا تو ڈاکٹر نے پوچھا ملیریا کے لئے کیا انتظام کیا ہے اس کی بھی گولیاں لے لیں۔ قیمت پوچھی تو 200 یورو کونین کی گولیاں اور اتنی مہنگی یہ ڈاکٹر تو بہت مہنگا ہے بازار سے لے لوں گا پھر پتہ چلا کہ ڈاکٹر کے نسخہ کے بغیر ملنی ناممکن ہیں۔ دل کو تسلی دی کہ ملیریا سے کیا ڈرنا۔ پھر بھی ڈاکٹر کے ڈرانے پر سوچا پاکستان سے کونین منگوا لیتے ہیں یا پھر گھانا سے جاکر لے لیں گے کہ 200 یورو تو بہت ہیں۔ چنانچہ پاکستان سے آنے والے ایک صاحب کے ذریعہ کونین کی گولیاں منگوالی گئیں۔ ویسے اللہ رحم فرمائے پاکستان سے خریدی ہوئی کونین اصلی ہوگی یا.... وہ گولیاں جب میں نے اپنے ڈاکٹر کو دکھائیں تو اس نے کہا کہ یہ تو ٹافیاں ہیں مگر اس نے یہ وضاحت نہیں کی کہ میرے لئے یا مچھر کے لئے ٹافیاں ہیں۔

داڑھی سے بڑھ گئی مونچھ

جس زمانے میں لمبی داڑھیوں کا رواج تھا اس زمانہ میں اگر کسی کی مونچھیں بڑی ہوتی تھیں تو تحقیر سے کہا جاتا تھا "داڑھی سے مونچھ بڑی"۔ بیاج خوربنیوں کا سود جب اصل زر سے بڑھ جاتا تھا تو بھی یہی کہا جاتا تھا۔

ہمارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ چار ملکوں کے ویزے، ان کی رجسٹری فیس، ڈاک خرچ اور ایک بار برلن جانے کا کرایہ۔ ہم حیران تھے کہ جرمن فٹ بال فین کیسے یہ نعرے مارتے پھرتے ہیں کہ "Wir fahren nach Berlin" ہمیں تو ایک بار جانا بھی بڑا مشکل لگا۔ علاوہ ازیں ہم پیلے بخار کا ٹیکا لگوا کر اکڑ رہے تھے معلوم ہوا ''ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں''۔ ہیپاٹائٹس A اور ٹائیفائیڈ کے ٹیکے لگوانے بھی ضروری ہیں۔ کونین بھی لے لی تھی لیکن جب ڈاکٹر ٹائیفائیڈ کا ٹیکہ لگا رہا تھا تو اس نے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ لگوانے کا بھی مشورہ دے دیا۔ ہم نے دوسرا بازو بھی آگے کردیا کہ "سرِ تسلیم خم ہے جو مزاج یار (ڈاکٹر) میں آئے"۔ قلم کی مار تو سنی تھی مگر جرمنی والے ہر کام میں یورو کی مار دیتے ہیں اب ہم پوری طرح تیار تھے کہ ایک اور ہدایت ملی کہ مچھر بھگانے والی کریم بھی ساتھ لینی ضروری ہے اس پر ہم نے کریم تو خرید لی مگر مچھر سے یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ اے مچھر تو کیا چیز ہے کہ تیرا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔ ایک چھوٹا سا پتنگا مگر دنیا کا سب سے خوفناک ٹیکہ تیرے پاس ہے۔ دنیا میں اموات کی آج سب سے بڑی وجہ تو ہے۔

بات ہو رہی تھی داڑھی کے مونچھوں سے بڑھ جانے کی اور اب جب ہم نے حساب کتاب کیا تو واقعی زائد اخراجات ٹکٹ سے بڑھ چکے تھے اس پر ہمیں ابن بطوطہ بہت یاد آئے کہ وہ بھی تو سیاح تھے اور اُس زمانہ میں آدھی دنیا گھوم ڈالی۔ ہم نے بھی آدھی سے زیادہ دنیا دیکھ لی ہے مگر اب زمانہ بہت آگے نکل چکا ہے اور دجال کا گدھا پیدا ہوچکا ہے۔ اُس دور کی مرسیڈیز یعنی اونٹنی مفقود ہوچکی ہے زمانہ جو موعود مسیحؑ کا آگیا ہے۔

روانگی

لیجئے وہ دن آہی گیا جس دن ہمیں اُڑ جانا تھا یعنی 15 اپریل۔ جسکو بھی ہمارے جانے کا پتہ چلتا رہا وہ اپنے کسی عزیز کے لئے کوئی تحفہ، کوئی رقم بھجوانا چاہتا تھا۔ ہم نے نقد رقم لے جانا تو مان لیا مگر سامان لے جانے پر سب سے معذرت کرنی پڑی سوائے مکرم حمید اللہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے لئے۔

لیکن ہمیں افریقہ اور خاص طور پر نائجیریا جاکر ڈھیر ساری رقم اُٹھائے پھرنے، اسکی رکھوالی اور چھین لئے جانے کے خوف نے ہر وقت بے چین رکھا۔ کاش یہاں بھی روکھا پن دکھایا ہوتا تو سفر تو سکون سے ہوتا۔

بہر حال ہم صبح 4 بجے اُٹھے 7 بجے کی ٹرین پکڑ کر 8 بجے فرینکفرٹ ائیرپورٹ پر پہنچ گئے۔ کاؤنٹر کھلا ہوا تھا جلدی سے تمام سامان اُن کے حوالے کیا۔ زائد سامان کا جرمانہ ادا کیا۔ 72 سال کی اس عمر میں میلوں لمبے ائیرپورٹس پر میں وزن اُٹھائے پھرنے کا قائل نہیں اس لئے خالی ہاتھ ہوکر کاؤنٹر سے پلٹے ہی تھے کہ ایک عزیز ایک تھیلے کے ساتھ منتظر ملے کہ ابرار نے انہیں بتایا تھا کہ اس نے جو بیگ دیا ہے اس میں ابھی جگہ موجود ہے آپ اُسے پُر کرسکتے ہیں۔

بہر حال انتظارگاہ پہنچے، کچھ دیر بعد اعلان ہوا گدھا تیار ہے جس نے سوار ہونا ہو آجائے ہم بھی لپکے اور جب اندر باہر سے غور سے اس گدھے کو دیکھا تو وہ کچھ مانوس سا نظر آیا۔ مزید غور کرنے پر اس میں وہ تمام نشانیاں موجود پائیں جو ہادیٔ برحق نے آج سے 1400 سال قبل دجال کے گدھے کی بیان فرمائی تھیں۔ وہی 70 گز لمبائی لمبے لمبے کان۔ آگ کی قوت سے چلنے والے اس گدھے کے اوپر نہیں بلکہ پیٹ میں بیٹھنا تھا۔ جس میں گول گول روشنیاں چمک رہی تھیں اور یہ تو ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ جب یہ یورپ سے قدم اُٹھائے گا تو دوسرا قدم افریقہ میں ہوگا۔ کوئی کام کرنے سے پہلے کہا جاتا ہے کہ فلاں نے یہ کام کرنے کے لئے کمر کس لی مگر جب ہم اطمینان سے بیٹھ گئے تو اعلان ہوا اپنی کمریں کس لیں

(باقی آئندہ)

ایسا نہ ہو آسمان ٹوٹ پڑے

ربوہ میں جلسہ سالانہ کے نظاروں کو بیان کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر پرویز احمد پروازی اپنی کتاب ''احمدیہ کلچر'' میں لکھتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب جلسہ ختم ہوتا تھا تو لاکھوں کا مجمع نہایت تضرع سے دعائیں کرتا تھا اور رو رو کر آسمان سر پر اُٹھا لیتا تھا۔ ہمارے کئی غیراز جماعت دوست جلسہ میں آتے اور اس نظارہ کو دیکھ کر پریشان ہوجایا کرتے تھے کہ لاکھوں لوگ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا انہیں واقعی یقین ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہوجائیں گی؟ 1974ء کے جلسہ پر میرے ایک نہایت سینئر سی ایس پی دوست جو اس وقت ڈویژن کے کمشنر تھے میرے ذاتی مہمان کے طور پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ جماعت نے پہلی بار جلسہ گاہ میں ایف ایس ایف کے سپاہیوں کو مورچہ بند دیکھا۔ جلسہ گاہ کے لئے جو سٹیڈیم نما میدان تیار کیا گیا تھا اس کے ہر ستون پر ایک سپاہی ایستادہ تھا۔ بظاہر بھٹو صاب دکھانا چاہتے تھے کہ ان کے پاس کتنی مسلح طاقت ہے۔ حضرت صاحب نے افتتاحی تقریر شروع فرمائی۔ ساری کی ساری افتتاحی تقریر قرآنی دعاؤں پر مشتمل تھی۔ ایک دعا بار بار دہرائی گئی کہ اے خدا ہمارے دشمنوں پر گرفت فرما اور ہماری زندگیوں میں ان کا انجام دکھا۔ کمشنر صاحب عربی نہیں جانتے تھے مگر دعائیں تو اردو میں ہو رہی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد کانپنے لگے۔ میں کہ ان کے ساتھ کرسی پر بیٹھا تھا انہیں باہر لے آیا۔ میں نے کہا کیا ہوا؟ کہنے لگے جلدی یہاں سے چلو یہ شخص تو اپنی دعاؤں سے آسمان ہلائے دے رہا ہے ایسا نہ ہو آسمان ٹوٹ پڑے۔ بھٹو صاحب کا زوال ہوا تو انہی کمشنر صاحب نے مجھے جاپان میں خط لکھا کہ تمہارے امام کی دعائیں قبول ہوگئیں۔ میں نے انہیں لکھا کہ تم نے ایک کمزور جماعت کی طاقت دیکھی؟

اخلاقی تعمیر کی اہمیت، پانچ بنیادی اخلاق

آخری قسط

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ، مورخہ 24 نومبر 1989

مضبوط عزم اور ہمت کی ضرورت:

آخر پر پانچویں بات جو میں نے آج کے خطاب کے لیے چنی ہے وہ مضبوط عزم اور ہمت ہے۔ مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں، اگر یہ نہ ہوں تو ایسا انسان کمزور تر ہوگا، بااخلاق نہیں ہوگا۔

نرم دلی جب آپ پیدا کرتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایسا نرم دل انسان اور ایسا نرم خو انسان مشکلات کے وقت گھبرا جائے اور مصائب کا سامنا کرنے کی طاقت نہ پائے۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق اکبرؓ اس لحاظ سے ہمیشہ ہمیش کے لیے تاریخ میں ایک کامل نمونہ کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔ یہ نمونہ اگرچہ حضرت اقدس محمد ﷺ ہی سے حاصل کیا گیا مگر آپ کی زندگی میں ایک ایسا مقام آیا جہاں اس خلق نے نمایاں ہو کر ایک عظیم الشان کردار ادا کیا۔...... بے حد نرم خو اور نرم دل ہونے کے باوجود جب اسلام پر آپ کی خلافت کے پہلے دن ہی مصیبت کا دور پڑا ہے، عظیم مصیبت واقع ہوئی ہے اور مشکلات کا دور شروع ہوا ہے تو وہ شخص جو دنیا کی نظر میں اتنا نرم دل تھا، اتنا نرم خو تھا کہ معمولی سی تکلیف کی بات سے ہی اس کے آنسو رواں ہو جایا کرتے تھے، کسی کی چھوٹی سی تکلیف بھی وہ برداشت نہیں کرسکتا تھا، اتنے حیرت انگیز عزم کے ساتھ ان مشکلات کے مقابل پر کھڑا ہو گیا ہے کہ کہ جیسے سیلاب کے سامنے کوئی عظیم الشان چٹان کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایک ذرہ بھی اس کے سرکنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔...... پس نرم دلی کا مطلب ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان مشکلات کے وقت کمزور ہو یا بڑھتی ہوئی مشکلات کے سامنے ہمت ہار جائے۔ بچپن سے یہ خلق پیدا کرنا چاہیے کہ ہم نے شکست نہیں کھانی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق یہ جو فقرہ ہے یہ ایک عظیم الشان فقرہ ہے جو آپؑ کے اس عظیم خلق پر روشن ڈالتا ہے کہ

''میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں''

بہت ہی بلند تعلیم ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے عظیم خلق پر روشنی ڈالنے والا یہ ایک بہت ہی پیارا فقرہ ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ سے وابستہ ہونے والوں کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہونا چاہیے اور یہ عزم اور ہمت بچپن ہی سے پیدا کیے جائیں تو پیدا ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہمتیں ہار جاتے ہیں امتحان میں فیل ہو جائیں تو زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ زندگی کی کوئی مراد پوری نہ ہو تو ان کا سارا فلسفۂ حیات ایک زلزلے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ سوچتے ہیں پتہ نہیں خدا بھی ہے یا نہیں۔ ان کی چھوٹی سی کائنات تنکوں کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور معمولی سا زلزلہ بھی ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ اس لیے وہ قومیں جنہوں نے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں، عظیم الشان مقاصد کو حاصل کرنا ہے اور عظیم الشان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے، جن کا مشکلات کا دور چند سالوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ صدیوں تک پھیلا ہوا ہے، ہر مشکل کو انہوں نے سر کرنا ہے، ہر مصیبت کا مردانگی کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے، ہر زور آور دشمن سے ٹکر لینی ہے اور اس کو ناکام اور نامراد کر کے دکھانا ہے، ایسی قوموں کی اولادیں اگر بچپن سے عزم کی تعلیم نہ پائیں تو آئندہ نسلیں پھر اس عظیم الشان کام کو سرانجام نہیں دے سکیں گی۔ اس لیے بہت ضروری ہے کہ جہاں نرم کلام بچے پیدا کریں، جہاں نرم دل بچے پیدا کریں، جہاں نرم خو اولاد پیدا کریں جو دوسروں کی ادنیٰ سی تکلیف سے بھی بے چین و بے قرار ہو جائے اور ان کے دل کسی دوسرے کے دل کے غم سے پگھلنا شروع ہو جائیں اس کے باوجود اس اولاد کو پہاڑ کا عزم بنا دیں اور بلند ہمتوں کا ایک ایسا عظیم الشان نمونہ بنا دیں کہ جس کے نتیجہ میں قومیں اس سے سبق حاصل کریں۔

ہر مصیبت کا مردانگی کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے

اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔

یہ وہ پانچ بنیادی اخلاق ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تنظیموں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے تربیتی پروگرام میں پیش نظر رکھنے چاہییں۔ ان پر اگر وہ اپنے سارے منصوبوں کی بناء ڈال دیں اور سب سے زیادہ توجہ ان اخلاق کی طرف کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق سے نوازے، آمین۔

(مرسلہ: ملک سکندر حیات نیشنل سیکرٹری تربیت)

جرمنی میں مختلف تقریبات کی مختصر رپورٹ

جماعت Essen

Dortmund یونیورسٹی میں، اسلام اور عیسائیت میں خدا کا تصور، کے موضوع پر ایک سیمینار ہوا۔ جس میں ایک Theologe (دینی علوم کے ماہر) کو بلوایا گیا تھا۔ اس میں ہمارے ۸ خدام شامل ہوئے۔ جنہوں نے محترم عبدالرحمان بھٹہ صاحب سے معلومات حاصل کی تھیں۔ عیسائیت میں ۳ خداؤں کے تصور پر جب ہمارے خدام نے مختلف پہلوؤں کے متعلق وضاحتی سوالات کیے تو جواب نہ آنے پر پروفیسر صاحب نے مسلمانوں کے آج کل کے تشدد پسندانہ رویہ پر بحث کا رخ موڑ دیا۔ اس پر کافی احباب نے بحث میں مسلمانوں کے خلاف باتیں کیں۔ لیکن ایک بوڑھی عورت نے اسلام کے حق میں کافی بحث کی۔ ابھی ہمارے جواب کی باری آنی تھی کہ پروفیسر صاحب نے اچانک پروگرام ختم کر دیا۔ اس پر کافی مہمان ہمارے پاس آگئے اور ہم سے سوالات کرنے لگے۔ اس پر انہیں اس بارے میں معلومات دی گئیں لیکن اس صورت حال کو برداشت نہ کرتے ہوئے انتظامیہ نے وہاں سے اور جگہ ایک کیلر (تہہ خانہ) میں مذید گفتگو کی اجازت دی۔ اس بحث کے آخر پر بوڑھی جرمن عورت نے کہا'' میں مستقبل میں اسلام کو پورے جرمن میں ہر طرف پھیلا ہوا دیکھ رہی ہوں''۔

دو ہفتے بعد دوبارہ ایک اور پروگرام، اسلام اور عیسائیت میں خدا کی رحمت، کے متعلق ایک پروگرام ہوا۔ جس میں ہمارے ۲ خادم شامل ہوئے۔ جنہوں نے اس موضوع پر اسلام کا مؤقف حاضرین کو بتایا۔

(رپورٹ منصور احمد طارق صدر جماعت Essen)

جماعت Limburg

Limburg میں ایک جرمن میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں Stadt-teil ELZ کے برگا ماسٹر اور Stadt Vorsteher شامل ہوئیں۔

مرکزی نمائندگی میں مکرم طارق کریم عارف صاحب شامل ہوئے۔ میٹنگ میں اسلام واحمدیت کے بارہ میں تمام ممکنہ سوالات برگا ماسٹر اور Stadt Vorsteher نے کیے جن کے تسلّی بخش جوابات دیئے گئے۔

(رپورٹ طاہر محمود صدر جماعت لمبرگ)

جماعت Bremen

مورخہ ۲۵ اگست کو ناصر مسجد میں تیونس سے ایک میٹرک کی کلاس اور اُن کے ساتھ ایک جرمن کلاس آئی۔

اُن کے ساتھ ۴ اساتذہ بھی تھے۔ مکرم خالد بشیر صاحب نے ان کے ساتھ میٹنگ کی جو جرمن اور انگلش میں ہوئی۔ طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ وہ اپنے ساتھ کافی لٹریچر بھی لے کر گئے۔ تیونس کے طلباء کو MTA 3 کے متعلق بھی بتایا گیا۔ آخر پر انھیں ریفریشمنٹ دی گئی۔

لوکل امارت Kassel

حلقہ Wabern میں مورخہ ۲۰ اگست کو ایک جرمن تبلیغی نشست ہوئی۔ اس میں مکرم لوکل امیر صاحب اور مربی صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی طرح مورخہ ۲۱ اگست کو ایک اور جرمن تبلیغی نشست ہوئی جس میں مکرم ہدایت اللہ صاحب ھبش نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ان دونوں پروگرامز میں مکرم صدر صاحب حلقہ Wabern اور انکی اہلیہ نے بہت محنت سے انتظامی امور انجام دئے۔

جماعت Freiburg

جماعت فرائی بُرگ میں ایک کتب کا اسٹال لگایا گیا۔ اس موقع پر ۱۶ مہمان اور شہر کے میئر تشریف لائے۔ انہوں نے ڈیوٹی پر موجود مکرم طارق کریم عارف صاحب سے سوالات کیے جن کے انہوں نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس کے علاوہ برگا ماسٹر نے موقعہ پر موجود احباب اور بچوں سے بھی دیگر سرگرمیوں کے متعلق سوالات کیے۔ آخر پر انہیں قرآن کریم اور پوپ کے اعتراض کے جواب والی کتاب بھی تحفۃً دی گئی۔ آخر پر سب کو ریفریشمنٹ دی گئی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

جماعت Zwickau

اس جماعت کے ایک رکن مکرم لیاقت علی شمسی صاحب نے ایک نیم سرکاری دفتر میں جا کر ۳ جرمن احباب کو ۴۰ منٹ تک اسلام اور احمدیت کا بھرپور تعارف کروایا۔

لوکل امارت Hamburg

اس لوکل امارت میں ۲۶ تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ جس پر ۳۹۸ مہمان تشریف لائے۔

مورخہ ۳ جولائی کو ایک جرمن میٹنگ ہوئی جس میں ۲۶ جرمن شامل ہوئے۔ اور مورخہ ۱۱ جولائی کو VIP کے ساتھ پروگرام میں ۱۱ جرمن شامل ہوئے۔ اسکے علاوہ Tide TV & Radio پر ایک ایک گھنٹہ کے پروگرام نشر ہوئے۔ دوران ماہ ۳ جرمن احباب نے بیعت کی۔

لوکل امارت Koblenz

مورخہ ۱۷ اگست کو Religionen Fest میں مکرم الیاس منیر صاحب نے ۵۰۰ سے زائد جرمن اور دیگر احباب کو پیغام حق پہنچایا۔ اس میں جماعت کی ۵۰ کتابیں بھی تقسیم کیں گئیں۔ جس کی خبر ۱۹ اگست کی اخبار میں بھی شائع ہوئی۔

Vol. 13 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 7

National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

بقیہ صفحہ اوّل مزید سات سو سے زائد پرائیویٹ خیمہ جات جو جلسہ گاہ کے اندر مخصوص کی گئی جگہ میں دور دور سے آئے ہوئے مہمانانِ جلسہ نے نصب کئے ہوئے تھے، پر مشتمل یہ روشن میدان جس کا رقبہ ایک لاکھ پچیس ہزار مربع میٹر ہے، جنگل میں منگل کا سماں پیدا کر رہا تھا۔ ہوٹلوں میں بھی کثرت سے مہمان ٹھہرے ہوئے تھے، جہاں سے جلسہ گاہ تک لانے اور لے جانے کا انتظام تھا۔ اس کے علاوہ بسیں شہر کے بڑے اسٹیشن سے مئی مارکیٹ کے گیٹ کے سامنے تک وقفے وقفے سے چلتی رہیں اور مہمانوں کو سہولت بہم پہنچاتی رہیں۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ایک بڑا بینر جس پر 100 Jahre Ahmadiyya Khilafat لکھا ہوا تھا طیارے کے ذریعہ کئی گھنٹے تک سارے شہر پر لہرایا گیا۔ تبلیغ ہال میں مختلف اقوام کے 1000 مہمان افرد کے ساتھ مختلف موضوعات پر میٹنگز ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ تینوں دن جاری رہا۔

مہمان مقررین مکرم ومحترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان، مکرم ومحترم مولانا شاہد احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ البانیہ، من ہائیم شہر کے میئر Mr. Peter Kurz کے علاوہ مکرم عبداللہ واگز ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی ،مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی انچارج جرمنی، مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم مولانا ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے تقاریر کیں۔

جلسہ کے دوران 2800 خواتین اور 3100 مرد کارکنان نے دن رات محنت سے مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کی۔

اس جلسہ میں 37000 سے زائد مرد و خواتین و بچوں نے شرکت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی نصائح سنیں، آپ کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کیں نیز عبادات و ذکر الٰہی میں وقت گزارا اور اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھایا۔ MTA نے کارروائی کو جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کر کے تمام دنیا کو اس روحانی ماحول اور روح پرور نظاروں میں شامل کر لیا۔

مورخہ 21 اگست بروز جمعرات

مورخہ 21 اگست بروز جمعرات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام کو جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے نائب افسران اور بعض ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا نیز انتظامات جلسہ کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمائش ،لنگر خانہ، اسٹور، بازار، MTA، پرائیویٹ خیمہ جات، لجنہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ آپ نے سائیکل سواروں کی اس ٹیم کو بھی شرف مصافحہ عطا فرمایا جو 65 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جلسہ گاہ پہنچے تھے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور ناظمین کو شرف مصافحہ عطا کرنے کے بعد تمام کارکنان سے خطاب فرمایا اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ دُعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیگیں دھونے والی مشین کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے جس کے بعد 1500 کارکنان و کارکنات کے ساتھ بڑے کھانے میں شرکت فرمائی۔

مورخہ 22 اگست بروز جمعۃ المبارک

بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مئی مارکیٹ کے بڑے ہال میں پڑھائی اور بوقت دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر آپ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جس کے بعد خطبہ جمعہ سے جماعت احمدیہ جرمنی کے ۳۳ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں جلسہ کے مقاصد کو حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں بیان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر پر فرمایا ''پس مرد عورتیں سب یہ ذہن میں رکھیں کہ خلافت کے انعام سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بننا اور اس کے احکامات کی پیروی کرنا ضروری ہے۔

اجلاس

مورخہ 22 اگست کو (جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے) اجلاس اوّل کی کارروائی زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان شام پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم حسنات احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم میر نسیم الرشید صاحب نے نظم پڑھی۔ آج کی پہلی تقریر مکرم ومحترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ''منصب خلافت'' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم مصور احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے اپنی تقریر میں خلفائے احمدیت کی قبولیت دُعا کے واقعات اس طرز سے بیان فرمائے کہ ایمان میں تازگی آ گئی۔

شام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے آنے والے وفود کے ساتھ عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ واپس اپنی رہائش گاہ تشریف لے جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔ رات نو بجے مردانہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

مورخہ 23 اگست بروز ہفتہ

بروز ہفتہ بھی دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ آرام، سیر اور ناشتہ کے وقفہ کے بعد آج کے پہلے اجلاس کی کارروائی 10 بجے مکرم ومحترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالخبیر رضوان صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم محمود احمد خان صاحب نے پڑھا۔ مکرم حماد احمد صاحب نے اس کے بعد ترانہ پڑھا۔

آج کی پہلی تقریر ''خلفائے راشدین، سیرت و کارنامے'' کے موضوع پر مکرم مولانا شاہد احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ البانیہ نے کی۔ اس کے بعد مکرم احسان الحق صاحب نے نظم پڑھی۔ آج کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے ''خلافت احمدیہ کے مخالف تحریکات اور ان کا انجام'' کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا گیا۔ سب سے پہلے مکرم Omar Ahmad صاحب سیکرٹری تبلیغ فرانس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کا اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم Tom Ahmad Snavwaert سیکرٹری امور خارجہ بیلجیم نے ایک مختصر سی تقریر کی جس کا اُردو ترجمہ مکرم نعیم احمد شاہین صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ مستورات میں خواتین جلسہ سے خطاب فرمایا۔ جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی براہ راست نشر کیا گیا۔ کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد دوپہر مردانہ جلسہ گاہ میں تقریباً 700 غیر از جماعت مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ آج کے دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت محترم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد پاکستان 17:55 پر شروع ہوئی۔ مکرم لمعات مرزا صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم صادق محمد طاہر صاحب نے اردو ترجمہ پڑھا۔ نظم مکرم مرتضٰی منان صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ومحترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے ''نظام نو اور وصیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے ''نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔

مورخہ 23 اگست بروز اتوار

آج بھی دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر حضور انور نے پڑھائی۔ ناشتے اور آرام کے وقفے کے بعد آج کے اوّل اجلاس کی کاروائی 10 بجے شروع ہوئی۔

اجلاس اوّل

آج صبح 10:00 بجے اجلاس اوّل کی کارروائی زیر صدارت مکرم ومحترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سعید احمد بھٹی صاحب نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم مقصود احمد علوی صاحب نے پیش کیا۔ 10:10 پر مکرم فلاح الدین خان صاحب نے خوش الحانی سے اردو نظم پڑھی۔ اجلاس اوّل کی پہلی تقریر محترم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے اردو میں کی جس کا موضوع تھا، ''خلفائے احمدیت اور جماعت کا باہمی تعلق''۔ اس کے بعد 10:50 پر مکرم شکیل احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ گیارہ بجے محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق مدیر الفضل ربوہ نے خلفائے احمدیت کے سفر کے حالات بیان کئے۔ آپ کو ان سفروں میں ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔

اس کے بعد 11:30 پر ہمسائیہ ممالک کے نمائندگان کو تقاریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ سب سے پہلے مکرم افضل احمد پاشا صاحب پولینڈ کی نمائندگی میں تقریر کی اور وہاں کی جماعت حالات اختصار کے ساتھ بتائے۔ پھر مکرم عبدالحمید صاحب نے ہالینڈ کی نمائندگی میں تقریر کی۔ پھر امیر صاحب جماعت احمدیہ سوئزرلینڈ نے تقریر کی۔ اس کے بعد ایک جرمن نظم پیش کی گئی۔ بارہ بجے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے تقریر بعنوان ''عالمی فیضان خلافت''، جرمن میں کی جس کا ساتھ ساتھ رواں ترجمہ بھی پیش گیا۔ 12:40 پر تقریر ختم ہوئی پھر کچھ اعلانات کے بعد اجلاس اول کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی اور وقفہ ہوا۔

وقفہ کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی شروع ہوئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا! ''آخری فتح مسیح محمدیؐ کے غلاموں کی ہے، انشاءاللہ''۔ نیز فرمایا! ''وہ وقت جلد آنے والا ہے جب احمدیوں پر ظلم کرنے والے خس وخاشاک کی طرح اُڑا دیئے جائیں گے''۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ یہ جلسہ ہمارے لئے برکت کا موجب بنائے اور اس کے شیریں پھل ہم سارا سال کھاتے رہیں۔

(رپورٹ: ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ جرمنی 2008ء، نعیم احمد نیرّ)